روزنامہ الفضل لاہور — یوم سہ شنبہ — ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ — جلد ۳۹/۵ — ۲۶ احسان ۱۳۳۰ ہش / ۲۶ جون ۱۹۵۱ء — نمبر ۱۴۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ جون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

راولپنڈی مقدمہ سازش کی سماعت

حیدر آباد سندھ (۲۵ جون) راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کے سلسلے میں پہلے گواہ استغاثہ کا بیان آج بھی رہا۔ خاص عدالت نے آج کراچی کے انگریزی اخبار کو توہین عدالت کے الزام کے سلسلے میں غیر مشروط معافی منظور کرکے معاف کر دیا۔ اور پریس کو تنبیہ کی کہ وہ اس سلسلے میں بہت زیادہ محتاط رہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اس نے سرگردانوں کو سیدھی راہ کی راہنمائی کی ہے اور عاقلوں کے فکروں کو مدد دیکر روشن کر دیا ہے اس کے دیدار کا نور تاریکیوں کو اجلا کر دیتا ہے وہ روشن آفتاب ہے اور اس کا برج ایک کملی تھی اس کے درجے ایسے بلند ہیں کہ کوئی ان میں اسکا شریک نہیں وہ شفیع ہے جو ہمکو پاک کرتا اور راندۂ درگاہ کو مقرب بناتا ہے وہ خدا کا نائب ہے اس کی مخلوق میں اور رحمت اور مہربانی میں سب سے بڑھ گیا ہے

(ترجمہ از کرامات الصادقین)

میری حکومت برطانی عہد کی عطا کردہ جاگیروں کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے

(سر دولتانہ)

لاہور ۲۵ جون آج وزیر پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی حکومت برطانی عہد کی عطا کردہ جاگیروں کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اس معاملے میں سب سے بڑی دقت ان مزارعین کے بارے میں ہوگی۔ جو جاگیروں کی ضبطی کے بعد فکر معاش میں پھنس جائیں گے۔ لہٰذا اس مسئلے پر مری میں میری کابینہ خاص طور پر غور کرے گی۔ کابینہ کے اس اجلاس میں زرعی اصلاحات کے نفاذ کے بارے میں حکومت کی پالیسی پر بھی غور کیا جائے گا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں اس بات کی تردید کی کہ مزارعین کے حقوق اور لگانداری و زرعی اصلاحات کے بارے میں مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے ارکان میں کوئی اختلاف ہے —— آپ نے بتایا کہ میری حکومت مہاجرین کی آباد کاری کے مسئلے کو دیگر تمام مسائل پر فوقیت دے رہی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ آئندہ سال اپریل تک بہت حد تک یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ شہروں میں آباد کاری کے سلسلے میں حکومت پنجاب نے مرکز کو ایک جامع و مانع سکیم پیش کی ہے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس آئندہ ستمبر میں منعقد ہوگا۔

کرمان شاہ تیل کے کارخانے کے منیجر کو برطرف کر دیا گیا

طہران - ۲۵ جون - آج کرمان شاہ کے تیل کے کارخانے کے منیجر کو ان کے کام سے برطرف اور ایک اور منیجر پر الزام لگایا گیا کہ وہ تیل پر سپلائی کے کام میں روکاوٹ ڈال رہا ہے۔ کرمان شاہ تیل کے کارخانے کے منیجر کو کل تعاون نہ کرنے کے الزام میں ان کو گھر ہی میں نظر بند کر دیا گیا تھا

آج طہران میں برطانی سفیر مسٹر فرانسس شیفرڈ نے ایرانی وزیر خارجہ سے کاریگروں کو سزا دے سکنے والے قانون کے خلاف احتجاج کیا اور کہا کہ اگر یہ قانون پاس ہو گیا۔ تو برطانی کاریگر ایک ایک کر کے مستعفی ہو جائینگے۔

آبادان میں جو ۲۵ تیل بردار جہاز نئی رسیدوں پر دستخط نہ کرنے کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ اُن کے کپتانوں نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر انہیں ان رسیدوں پر دستخط کرنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ تو وہ تیل کو سمندر میں پھینک دیں گے۔

ایک اطلاع کے مطابق پورٹ سعید میں کچھ اور برطانی فوجیں آگئی ہیں۔

نئی دہلی :- ۲۵ جون آج نیپال میں گورکھوں نے پھر مسلح بغاوت شروع کر دی۔ اور دار الحکومت سے ۲۰۰ میل دور چار اہم قصبوں پر قبضہ کر لیا۔

صلحنامہ جاپان آخری مراحل میں

ٹوکیو - ۲۵ جون - آج یہاں اس امر کا انکشاف کیا گیا۔ کہ جاپان سے صلحنامے پر دستخط ہونے کی آخری تاریخ یکم ستمبر مقرر ہوئی ہے۔ صلحنامے کا مسودہ آئندہ دو تین ہفتوں میں مشرق بعید کمیشن کے سامنے پیش ہو جائے گا۔ خاص امریکی نمائندے نے بتایا کہ جاپان پر کسی قسم کی فوجی یا تجارتی پابندیاں عاید نہیں کی گئیں۔ اور اس سلسلے میں جن املاک پر قبضہ کیا جائے گا۔ بہت سا تاوان انہی میں سے وضع کر لیا جائے گا۔

کراچی - ۲۵ جون - جنوری سے جون تک مال منگوانے کے درآمدی لائسنسوں کی میعاد ۳۱ دسمبر تک بڑھا دی گئی ہے۔

کوئٹہ - ۲۵ جون - آج عاشق زئی قبیلے کے ۷۵ خاندان افغانستان سے ہجرت کرکے براستہ چمن پاکستان پہنچ گئے۔

چین روسی وزیر خارجہ جیکب ملک کی حمایت میں

پیکنگ - ۲۵ جون - ایک چینی اخبار نے حکومت چین کے اس حوالے سے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ جنگ کوریا کو ختم کرنے کے لئے وزیر خارجہ مسٹر جیکب ملک نے جو تجویز پیش کی ہے۔ چین اس کی حمایت میں ہے۔ جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر نصر اللہ انتظام آج مسٹر جیکب ملک سے اسبارے میں ملاقات کر رہے ہیں۔

فرانس کے وزیر خارجہ نے اس تجویز کو سراہا۔ اور کہا ہے کہ کوریا میں جنگ بند کر دینے اور ۳۸ درجہ عرض بلد کے دونوں طرف فوجوں کے پیچھے ہٹنے کی تجویز امید افزا ہے۔

وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن بھی آج اس سلسلے میں دار العوام میں ایک بیان دے رہے ہیں اور مسٹر ٹرومین بھی اپنی نشری تقریر میں اس پر اظہار رائے کریں گے۔

پیکن - ۲۵ جون - پیکن ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ جنگ کوریا کے پہلے سال میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے ۷ لاکھ سپاہی ہلاک ہوئے - ۷۰۰ ہوائی جہاز ۱۰۰ چھوٹے جہاز اور ۱۸۰۰ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ ہوئیں

کیا کشمیر کو دوسرا جوناگڑھ بننے دیا جائیگا

راولپنڈی ۲۵ جون - پنجاب میں ہندو اقلیت کے آرگن - ہفتہ وار رسالہ "بسنت" نے لکھا ہے کہ "یہ سمجھنا دشوار ہے کہ پاکستان کی حکومت کشمیر میں مدافعانہ اقدام کرنے میں کیوں متامل ہے اور اس نے ہندوستانی قابض حکام کو مجلس آئین ساز کا ڈھونگ رچانے کی کیوں اجازت دے رکھی ہے"

"بسنت" کے ایک اداریہ میں جس کے ایڈیٹر کل پاکستان ہندو سبھا کے صدر چوہدری حکم چند آنند ہیں "کیا کشمیر کو دوسرا جوناگڑھ بننے دیا جائیگا" کے زیر عنوان کہا گیا ہے۔ حفاظتی کونسل سے جو بڑی طاقتوں کے سیاسی چالوں کی بساط بنکر رہ گئی ہے۔ پاکستان نے بالآخر یہ تحریک کی ہے۔ کہ "ہندوستان مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی سنگینوں کے سایہ میں مجلس آئین ساز قائم کرنے کی جو کوشش کر رہا ہے۔ اس کی طرف وہ توجہ کرے دنیا یہ کیسے فراموش کر سکتی ہے کہ خود ہندوستان ہی نے یہ پیشکش کی تھی کہ ریاست کے پاکستان یا ہندوستان سے الحاق کے مسئلہ پر جموں و کشمیر کی ریاست کے باشندوں کی رائے لے لی جائے لیکن اب قطعی طور پر یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ ہندوستان صرف یہ چاہتا تھا کہ التوائے جنگ کی مہلت کے دوران میں وہ ریاست پر خود قبضہ کرے اور استصواب رائے کے اصول کو تسلیم کر لینے کے بعد بھی وہ اپنے کئے ہوئے بین الاقوامی وعدوں کو توڑ کر استصواب سے گریز کر رہا ہے۔ اس طرح تین سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔ اور یہ سب دیدہ و دانستہ اس مقصد سے کیا گیا تھا کہ ریاست میں ایسی فضا پیدا کر دی جائے کہ وہاں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا انعقاد ہی ناممکن ہو جائے۔ ان تمام باتوں کا مقصد صرف یہ تھا کہ ریاست میں نام نہاد

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کراکر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

احمدی نوجوان توجہ فرمائیں!

تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ ضرورت زمانہ کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ اس وقت ڈاکٹری انجینئرنگ کے مختلف شعبے وغیرہ ایسے ہیں کہ جن کی بہت زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ ایسا ہی بعض Vocations جیسے کہ آزاد پیشے ہیں۔ ان کے علاوہ اس وقت صیغہ تعلیم میں ٹرینڈ اساتذہ کی بھی ضرورت ہے۔ جو نوجوان ڈاکٹری یا انجینئرنگ یا زراعت میں کسی وجہ سے نہیں جا سکتے وہ تعلیم میں ضرور جائیں۔ خاص کر کے ایم۔اے یا بی۔اے پاس کر کے بی ٹی کی ٹریننگ حاصل کریں۔ یہ ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس میں ایک نیک کردار صالح آدمی اپنے حسن عمل و حسن نیت سے اپنی فرض شناسی کا پورا ثبوت دیتے ہوئے اپنے علم و عمل سے بھی تبلیغ کر سکتا ہے اور دنیا بھی صحیح طور پر کما سکتا ہے۔ اس لئے نوجوان طبقہ کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہیئے۔ اب بی۔اے۔ ایم اے کے نتائج نکلنے والے ہیں

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

صیغہ نشر و اشاعت کی امداد کیجئے!

احباب کی خدمت میں وقتاً فوقتاً نشر و اشاعت کی امداد کے لئے بذریعہ اخبار و خطوط عرض کی جاتی رہی ہے بعض مخیر حضرات کی اس طرف توجہ بھی ہے۔ لیکن اکثریت نے اس کے فوائد کا اندازہ نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس صیغہ کے ذریعہ سے تمام پاکستان میں اور بعض مقامات پر ہندوستان میں بھی خاموش مگر پُر اثر تبلیغ ہو رہی ہے جماعت کے غیر معمولی تبلیغی جوش کو مدنظر رکھتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ اس صیغہ کے لئے ہر دفعہ مشروط بامد بجٹ منظور کرتی رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جتنی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے احباب اتنی ہی اس کی طرف کم توجہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ موجودہ حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر روز مرکز سے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ٹریکٹ نکلا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تبلیغ کا اہم ذریعہ یہی اشتہارات تھے۔ باقاعدہ مبلغ تو غالباً کوئی تھا ہی نہیں۔ حضور نے تمام دیگر ضروریات پر اس صیغہ کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور دراصل اگر غور کیا جائے تو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہی تبلیغ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت کو اس طرف جس انہماک اور تندہی کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے نہیں کر رہی۔

اس مختصر سے نوٹ کے ذریعہ جماعت کی خدمت میں پُر زور تحریک کی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ اگر احباب نے یہ وقت ضائع کر دیا تو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو حالات کا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مہتمم نشر و اشاعت

کیا آپ کی راتیں بیدار ہیں

کیا جب دشمن دن بھر آپ کے خلاف جھوٹ بول بول کر تھک جاتا ہے۔ اور رات کو بھی تان کر سو جاتا ہے۔ تو اس وقت آپ اپنے مولائے حقیقی کے آگے سر بسجود ہو کر اپنی مظلومی کی داستان کی ورق گردانی کرتے ہیں اور اس واحد یگانہ اور راستبازوں کے ملجا و ماویٰ کو اس کی اپنی غیرت کو جوش میں لانے کے لئے عرض معروض کرتے ہیں۔ اگر آپ کی جماعت کا ہر شخص یہ کرتا ہے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو گزند نہیں پہنچا سکتی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالے احباب سے درخواست

میٹرک پاس طلبہ کے لئے ابھی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا موقعہ ہے

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار میٹرک ہے۔ میٹرک پاس طلبہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر چار سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے نیچے عربی زبان اور دینیات جاننے کے باعث خدمات اسلام بجا لا سکتے ہیں۔ باقاعدہ مبلغین سلسلہ بننے کی بھی یہی راہ ہے۔ بورڈنگ وغیرہ کے جملہ اخراجات ۲۵ روپے ماہوار ہیں۔ احباب سلسلہ کا فرض ہے کہ اپنے میٹرک پاس بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ اب بھی ہو سکتا ہے۔ موسمی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ یکم ستمبر کو کھلے گا۔

(ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مبلغ نائیجیریا کیلئے درخواست دعا

مکرم نسیم سیفی صاحب جو نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اپنے تازہ ترین خط میں رقمطراز ہیں:-

"میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت کل بتاریخ ۱۳ جون لیگوس پہنچ گیا تھا۔ احباب میرے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔ میں نے یہاں پہنچ کر تمام ایسے احباب کی طرف سے جنہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں نائیجیریا کے احمدی بھائیوں کو سلام پہنچا دوں۔ لیگوس کی جماعت کو سلام پہنچا دیا ہے۔ نائیجیریا کے باقی حصوں میں جو جماعتیں ہیں۔ ان کی خدمت میں بھی سلام بھیج دیا گیا ہے۔ میں تمام احمدیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نائیجیریا میں احمدیت کی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ مغربی افریقہ میں نائیجیریا سب سے پہلا مشن ہے۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر ہماری ترقی کسی حد تک رکی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اب تمام رکاوٹوں کو دور کرے اور مغربی افریقہ میں اس پہلے مشن کو واقعی نمبر اول پر آ جانے کی توفیق دے۔"

دیہاتی مبلغین کو اطلاع

جملہ دیہاتی مبلغین کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کی جاتی ہے کہ جنوری ۱۹۵۲ء کے پہلے ہفتہ میں دعوۃ الامیر کا امتحان ہوگا

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

درخواست دعا: میجر ایس۔ اے رحمان شدید قسم کی سر درد میں ایک ماہ سے مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبد المنان ولد قاری غلام حسین صاحب مرحوم کا نکاح ظفری بیگم صاحبہ بنت عبد الحفیظ خان صاحب رئیس ویرووال ضلع امرتسر کے ساتھ مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۴-۶-۵۱ کو پڑھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک و بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار ڈاکٹر محمد عبد اللہ یکی دروازہ لاہور

بقیہ سلسلہ صفحہ ۳

کے از سر نو دائر ہونے کی ہوتی۔ اس وقت دنیا کو اس ظلم صریح کا عین الیقین آخرت سے قبل ہی ہو جاتا"

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے نہ صرف یہودیوں کے ایک ایک الزام کا فیصلہ کیا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کے الزامات کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اگر دریابادی صاحب قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں۔ تو آپ کو اس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ مگر جو لوگ قرآن کریم کی بجائے آسمان پر نظریں لگائے ہوئے ہوں۔ ان پر یہ حقیقت کس طرح منکشف ہو سکتی ہے؟

الفضل کے خریداران و مشتہرین ایجنٹ حضرات

کی خدمت میں عرض ہے کہ دفتر ہذا کے کسی کارکن کو بغیر مطبوعہ رسید کے رقم دیئے جانے پر دفتر ہذا اس رقم کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

(مینیجر)

دعائے مغفرت

میجر مسعود شاہد صاحب مرحوم (جو گذشتہ فسادات میں غازی پور کے قریب ٹرین میں بڑی بے رحمی سے شہید کر دیئے گئے تھے) کا بڑا لڑکا منصور شاہد بعمر ۱۲-۱۳ سال مورخہ ۹ جون کو مختصر علالت کے بعد حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس اچانک صدمہ پر ہمیں مرحوم کی بیوہ والدہ اور دادی (جو بڑی مخلص احمدی خاتون ہیں) سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ادارہ)

روزنامہ الفضل لاہور
— ۲۶ جون ۱۹۵۱ء —

قرآن کریم نے مسیح علیہ السلام کے مقدمہ کا صحیح فیصلہ کیا ہے

جناب عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق "سچی یا نقلی" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں۔

"رائٹر نے خبر بھیجی ہے کہ ہالینڈ سے ایک گمنام درخواست یروشلم کی عدالت عالیہ میں موصول ہوئی ہے۔ جس میں استدعا ہے۔ کہ یسوع مسیح کے مقدمہ اور اس کی سزا پر نظر ثانی کی جائے۔ مستغیث نے لکھا ہے کہ جس عدالت نے یسوع مسیح کے مقدمہ کی سماعت کی وہ قانوناً اس کی مجاز نہ تھی۔ اور پیلاطیس نے گورنر کی حیثیت سے اس حکم سزا کی تصدیق کرکے اپنے اختیار سے تجاوز کیا۔ جو بالکل ناجائز تھا۔ اس لئے یروشلم کی اسرائیلی ہائی کورٹ کو چاہیئے کہ اب دو ہزار سال بعد یسوع کے مقدمہ پر نظر ثانی کرکے منصفانہ فیصلہ صادر کرے۔"

مسلمان کے عقیدہ میں تو دنیا کے ہر مقدمہ کی طرح اس مقدمہ کا بھی اصلی اور حقیقی فیصلہ آخرت ہی کی عدالت میں ہوگا۔ اور وہیں حاکم اور فریقین سب از سر نو فریق ہی کی حیثیت سے پیش ہونگے۔ لیکن اس خاص درخواست میں طعن کا بڑا سخت نشتر حکومت اسرائیل کے لئے چھپا ہوا ہے۔ حکومت اعلیٰ اس وقت اگرچہ رومیوں کی تھی۔ جو مذہباً مشرک ہندوستان کے ہندوؤں اور عرب کے قریش کی طرح تھے۔ اور پیلاطیس اسی حکومت کا نمائندہ سزائے موت کی تصدیق کرنے والا تھا۔ لیکن حضرت یسوع کے معاملہ میں اصل دھاندلی اور زبردستی یہود اور ان کی مذہبی عدالت ہی کی تھی۔ اور اسی لئے قرآن مجید نے بھی اصلی مجرم کی حیثیت سے یہود ہی کو پیش کیا ہے۔ کاش اس دنیا میں کوئی صورت اس مقدمہ کے دائر ہونے کی ہوتی۔ اس وقت دنیا کو اس ظلم صریح کا عین الیقین آخرت سے قبل ہی ہو جاتا۔"

(روزنامہ جہاد لاہور ۱۸ جون ۱۹۵۱ء)

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جب اسرائیل ریاست معرض وجود میں آ رہی تھی۔ تو اس وقت بھی بعض عیسائی حلقوں سے یہ آواز بلند کی گئی تھی کہ یہودی عدالت حضرت مسیح علیہ السلام کا مقدمہ از سر نو سماعت کرے۔ اور یہاں تک کہا گیا تھا کہ آپ کو عدالت بری قرار دے۔ اب تو گمنام ہی سہی درخواست بھی دے ڈالی گئی ہے۔ دراصل یہ بات نہائت ہی مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ یہ خیال کرنا کہ یہودیوں کی موجودہ عدالت ضرور آپ کو بری قرار دے گی قطعاً غلط ہے۔

یہودیوں کو اب بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر وہی اعتراضات ہیں جو پہلے تھے۔ بلکہ اب تو وہ اعتراضات کچھ اور بھی خطرناک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ یہودیوں کا بنیادی اعتراض یہ تھا کہ آپ وہ مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ جس کی خبر گذشتہ نبیوں نے دے رکھی ہے۔ جو آ کر یہودیوں کو بادشاہت دلوائے گا۔ فرض کیجئے۔ آج یہودی عدالت آپ کو بری قرار دے دیتی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عیسائیت صحیح ہے سب یہودیوں کو اسے قبول کر لینا چاہیئے۔ اس لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خود ہی اپنے برخلاف فیصلہ کر دیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ ہم پہلے بھی الفضل میں تحریر کر چکے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صحیح فیصلہ اللہ تعالےٰ کی عدالت میں ہو چکا ہوا ہے اور وہ فیصلہ قرآن کریم کے جاودانی الفاظ میں قیامت تک محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے رو سے آپ بری قرار دیئے جا چکے ہیں۔ یہودیوں کے ہر الزام کا جواب مدلل دیا جا چکا ہے۔ ہر شخص اس فیصلہ کو ان الہامی الفاظ میں ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔ اب کوئی دنیاوی عدالت خواہ وہ عیسائیوں کی عدالت ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا سچا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ جہاں آپ کی ذات پر یہودیوں نے ایک قسم کے الزام لگائے تھے۔ عیسائیوں نے آپ پر ایک دوسری قسم کے الزام لگائے ہوئے ہیں۔ اس لیے یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کی عدالتیں صحیح فیصلہ نہیں کر سکتیں۔ اور نہ ان کی کوئی مخلوط عدالت فیصلہ کر سکتی ہے

ہم نے "الفضل" میں اس بات پر بھی اظہار افسوس کیا تھا۔ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو اس فیصلہ کا صحیح علم نہیں ہے۔ اور جن لوگوں کا یہ فرض تھا کہ وہ ان تک اللہ تعالےٰ کا یہ صحیح فیصلہ پہنچاتے وہ باوجود جاننے کے خود ہی متذبذب ہو رہے ہیں۔ وہ قرآن کریم کو پڑھتے بھی ہیں تو عیسائیوں کی عینک سے اور تعجب ہے کہ ان بعض الزامات کی جو عیسائیوں نے آپ کی ذات پر لگائے ہوئے ہیں جہاں تردید کرتے ہیں۔ یعنی آپ خدا نہیں تھے۔ اور آپ کی والدہ میں الوہیت نہیں تھی وہاں ان الزامات کی جو بنیاد عیسائیوں نے کھڑی کی ہوئی ہے کہ آپ آسمان پر صعود فرما گئے تھے۔ اس میں عیسائیوں کی تائید کر جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے جو فیصلہ آپ کے مقدمہ کا کیا ہے۔ اس میں دراصل اسی بنیادی الزام کی خاص طور پر تردید فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ رفعه الله اليه کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ . . . . .

. . . .

. . . . . مگر یہ لوگ بھی عیسائیوں کی تائید میں ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔

عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر چڑھ گئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے داہنے ہاتھ جا بیٹھے۔ اور وہاں سے پھر آخری زمانہ میں نزول فرمائینگے اگر ہم آسمان پر صعود و نزول کو جس کا قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں ہے مان لیں تو عیسائیوں کا عقیدہ از رو ئے قرآن کریم بھی درست ثابت ہو جاتا ہے۔ اور عیسائی دنیا میں ایک مبلغ اسلام ذہیں بے ہتھیار ہو کر رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رفعه الله عليه تو یہودیوں کے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا ہے کہ ہم نے اسے صلیب پر چڑھا کر مار دیا ہے یعنی از روئے تورات آپ کی موت نعوذ باللہ لعنتی واقع ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف آپ کا رفع نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اسی الزام کا فیصلہ کیا کہ یہودی جھوٹے ہیں۔ اور صحیح واقعہ ہم جانتے ہیں کہ آپ کی موت صلیب پر لعنتی موت نہیں ہوئی۔ بلکہ ہم نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ دراصل عیسائی بھی یہودیوں کی تائید کرتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب وہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ مسیح نے نعوذ باللہ یہ لعنتی موت دنیا کے گناہوں کے لئے قبول کی۔ اسی طرح صعود و نزول کے عقیدہ سے ہم عیسائیوں اور یہودیوں دونوں کے عقیدہ کی تائید کرتے ہیں۔ گویا مبلغ اسلام نہ تو یہودیوں میں اور نہ عیسائیوں میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ بلکہ جہاں یہودی اس کو اپنی طرف کھینچیں گے تو عیسائی اپنی طرف۔ مبلغ اسلام اسی کشمکش میں کھو جائے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کا فیصلہ بے کار ہو جائے گا۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ ہمیں حیرت ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی بھی فرماتے ہیں کہ "مسلمانوں کا عقیدہ میں تو دنیا کے ہر مقدمہ کی طرح اس مقدمہ کا بھی اصلی اور حقیقی فیصلہ آخرت ہی کی عدالت میں ہوگا" حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ قیامت کے فیصلے تو بالکل اور ہی طرح کے ہونگے۔ سوال یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا جو فیصلہ دنیاوی عدالت میں ہوا تھا۔ اس کا دوبارہ فیصلہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے یا نہیں؟ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ قرآن کریم نے ہر الزام کا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں نے لگایا یا عیسائیوں نے ان پر لگائے ایک ایک کا فیصلہ اسی دنیا میں کر دیا ہے۔ البتہ اس فیصلہ کی حقیقت ان پر بھی جو اب بھی قرآن کریم کے فیصلہ کو نہیں مانتے ہیں۔ قیامت کو ضرور کھل جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالےٰ کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس پر غور کرتے ہیں۔ ان کے لئے تو آپ کا صحیح فیصلہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

اگر ہم قرآن کریم کا یہ فیصلہ عیسائی دنیا اور یہودی دنیا کے سامنے اس منطقی انداز سے پیش کریں جس منطقی انداز سے اسے اللہ تعالےٰ نے پیش کیا ہے۔ تو ہم بہتوں کی راہ نمائی کا باعث ہو سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کے اس فیصلہ کو تمام دنیا کے سامنے واضح طور سے پیش کریں۔ . . .

. . . .

اور حقیقت یہ ہے کہ آپ نے نہائت وضاحت سے اس کو پیش کیا ہے۔ اس کو ہر پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ اور اب وہ جماعت جو آپ نے کھڑی کی ہے۔ دنیا میں اس فیصلہ کو لے کر نکل کھڑی ہوئی ہے۔ اور حسب توفیق دنیا کو اس سے آشنا کر رہی ہے۔ اور بفضل خدا ان کی سعی و کوشش سے بہت ہیں جو اس فیصلہ کی صحت کی تصدیق کر رہے ہیں اور حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ عیسائی اور یہودی قرآن کریم کے اس فیصلہ کی صحت سے کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔ یہ فیصلہ ہر نقطۂ نظر سے صحیح فیصلہ ہے سائنس اور دینیات دونوں کے اصول کے لحاظ سے اس سے صحیح تر فیصلہ آج تک کسی مقدمہ کا نہیں ہوا۔

حیرت در حیرت یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے علما کو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے قرآن کریم میں اس عظیم مقدمہ کا فیصلہ لکھ دیا ہوا ہے۔ جو اب کبھی نہیں مٹ سکتا۔ اسی لاعلمی کی وجہ سے دریابادی صاحب فرماتے ہیں:-

"حضرت یسوع کے معاملہ میں اصلی دھاندلی اور زبردستی یہود اور ان کی مذہبی عدالت کی ہی تھی۔ اور اس لئے قرآن کریم نے بھی اصل مجرم کی حیثیت سے یہود ہی کو پیش کیا ہے۔ کاش اس دنیا میں کوئی صورت اس مقدمہ

(باقی دیکھیں صہ ۲ کالم ۱)

احمدیت کا نفوذ

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ربوہ یکم جون ۱۹۵۱ء۔ آج بعد نماز مغرب مسجد بلاک ب میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ (بلاک ب) ایک اہم جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "احمدیت کا نفوذ" کے عنوان کے ماتحت اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (مرتبہ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

"خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو دنیا میں پھیلانے کے متعدد ذرائع ہیں۔ ہم تبلیغ اور لٹریچر کے ذریعہ اسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ لوگ ہمارے نمونہ کو دیکھ کر اور اس ہدایت کے قبول کرنے سے جو تبدیلی ہمارے اندر پیدا ہوئی ہے۔ اس سے اثر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ لوگوں میں اندر ہی اندر ایک خاص مخفی رو چلا دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ لوگوں کو آپ ہی آپ ہدایت کی طرف لے آتا ہے۔ اگر انسان کے اندر ندامت کا مادہ پایا جاتا ہے۔ تو بعض اوقات اس کے گناہ بھی ہدایت کا موجب بن جاتے ہیں۔ جز بلہ میں سے بھی پاکیزہ پودے پیدا ہوتے ہیں۔

حسین پہاڑی وادیوں میں بیٹھ کر گھنٹوں سوچتے رہنا میری طبیعت کا مرغوب مشغلہ رہا ہے۔ طبیعت کے اس افتاد نے اگرچہ پبلک طور پر مجھے کم مفید بنا دیا۔ لیکن ذاتی لحاظ سے مجھے اس سے بڑے فائدے پہنچے۔ اور انہی فوائد میں سے ایک بے مثال فائدہ راہِ نجات کی دریافت ہے میرا احمدیت کو قبول کرنا کوئی حادثہ نہیں۔ نہ ہی میں نے کوئی معجزہ دیکھا۔ اور نہ ہی کوئی ایسی حیرت زا خواب نظر آئی جس کے نتیجہ میں قبول صداقت کی مجھے توفیق عطا ہوئی۔ بلکہ مسلسل غور و فکر اور ایک لمبے عرصہ کے محاسبۂ نفس نے اس نعمت عظمیٰ کی طرف میری راہ نمائی کی۔ میری سمجھ نے جو نتائج اخذ کئے۔ اور اس راہ میں جو مراحل مجھے طے کرنے پڑے۔ ان میں سے بعض کو میں الفضل میں شائع کرا چکا ہوں۔ یہ سلسلہ مضامین خدا کے فضل سے بہت پسند کیا گیا۔ بلکہ بعض دوستوں نے تو خواہش کی۔ کہ اگر ان اقساط کو رسالہ کی شکل میں شائع کرا دیا جائے۔ تو تبلیغ کے لئے اس کے نتائج بڑے مفید ثابت ہوں گے۔ یہ قبولیت اس امر کی دلیل ہے۔ کہ میں نے جس راہ پر سوچا۔ وہ ایک فطرتی راہ تھی۔ متعدد روحیں اس سے آشنا تھیں۔ اور آسمانی ہدایت کے ذرائع میں ہی اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر یہ کہا جائے کہ میں ایک معجزہ دیکھ کر احمدی ہوا۔ اور ایک زبردست نشان نے مجھے احمدیت کی صداقت کا قائل کیا۔ اس میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہیں۔ محاسبۂ نفس کا میں ہمیشہ سے عادی رہا ہوں۔ جہاں میں نے اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے احمدیت کی مخالفت کی۔ وہاں ہمیشہ مجھے اس بات کا احساس رہا۔ کہ اگر میں حق کی حمایت کر رہا ہوں۔ تو مجھے اس حمایت کے لئے ذرائع بھی ایسے اختیار کرنے چاہئیں۔ جن کی حق اجازت دیتا ہے۔ اگر بعض اوقات ماحول سے مجبور ہو کر اور اپنے ساتھیوں کے اصرار سے مغلوب ہو کر میں نے کوئی غیر شریفانہ رویہ بھی اختیار کیا۔ تو اس کے ساتھ ہی میری طبیعت نے مجھے ملامت بھی کی۔ کہ کیا یہ حق کی حمایت ہے۔ کیا حق اپنی بقاء اور اپنے دوام کے لئے ان رذیل ذرائع کا محتاج ہے۔ کیا خدا اپنی بادشاہت کے قائم کرنے کے لئے ان جھوٹی اور ظالمانہ سرگرمیوں میں برکت ڈالنے کے لئے تیار ہوگا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ جولائی یا اگست ۱۹۴۲ء میں نیلہ گنبد کے چوک میں احمدی جلسہ کر رہے تھے مسجد نیلہ گنبد میں ہم لوگوں نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا۔ کہ کسی طرح احمدیوں کے اس جلسہ کو درہم برہم کیا جائے۔ چنانچہ پروگرام مرتب ہوا۔ کچھ لوگ کنکر مارنے پر متعین ہوئے۔ کچھ لوگوں نے سٹیج پر قبضہ جمانے کا ذمہ لیا۔ کچھ لوگ اس بات کے لئے مقرر کئے گئے کہ موقع ملتے ہی کرسیوں اور میزوں کو الٹ پلٹ کر دیا جائے۔ بعض نے یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لی۔ کہ دور کھڑے ہو کر آوازے کستے رہیں۔ نقارہ بجائیں۔ اور لوگوں کو واپس آ جانے اور مسجد نیلہ گنبد کے اندر مقابلہ میں جو جلسہ ہو رہا تھا۔ اس میں شامل ہونے کی تلقین کریں۔ جب یہ کارروائیاں کامیاب ہوئیں۔ اور جلسہ کو درہم برہم کر دیا گیا۔ تو دوسرے روز مجھے ایک احمدی دوست ملے۔ انہوں نے مجھے کہا۔ کیا اسلام ان باتوں کی اجازت دیتا ہے؟ تو اس کے جواب میں میں نے ندامت سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے شبہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ ہماری رات کی کارروائی سے خوش ہوا ہوگا۔

میں مجلس سیف الاسلام نیلہ گنبد لاہور کا جنرل سکرٹری تھا۔ اور میرے ایک دوست میرے نائب تھے۔ ایک رات ہم دونوں سینما دیکھنے گئے ہمیں ڈر تھا کہ کہیں ہماری یہ حرکت ہمارا کوئی عقید تمند واقف کار دیکھ نہ رہا ہو۔ اسی لئے ہم نے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ جب ہال میں روشنی ہوتی۔ تو ہم اپنے سر و منہ پہ تولئے ڈال کر اپنے منہ کو چھپانے اور جب بجلیاں بجھادی جاتیں۔ اور شو شروع ہو جاتا۔ تو تولئے سروں سے اتار لیتے۔ ہماری اس حرکت سے سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک آدمی کو شبہ ہوا۔ اور کھیل ختم ہوتے ہی اس نے راستہ روک لیا۔ ہم نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ کہ چھٹکارا ہو جائے۔ لیکن خلاصی کی کوئی صورت نہ بنی۔ آخر وہ ہمیں سینما کے مینیجر کے دفتر میں لے گئے۔ اور ہم سے عجز

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

کی وجہ باصرار دریافت کی ہم نے جب اظہار حقیقت کے بغیر کوئی چارہ نہ دیکھا تو آخر بتانا ہی پڑا۔ کہ یہ سب کچھ تو تقدس کے چھپانے کے لئے کیا جا رہا تھا۔ آپ کو خواہ مخواہ شبہ ہوا ہے۔ کہ ہم کوئی خطرناک یا مشتبہ آدمی ہیں۔ آخر جب اسے اطمینان ہوا۔ تو اس نے ہمارے پتے لکھ کر ہمیں چھوڑ دیا۔ جان چھوٹی لاکھوں پائے۔ پھر شکریہ ادا کرتے ہوئے جب باہر آئے۔ تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا۔ کیا ہماری یہ حالت اس بات کی اجازت دیتی ہے۔ کہ ہم خدا کی خوشنودی کی خاطر مرزائیوں کی مخالفت کریں۔ اور کیا خدا ہماری ان سرگرمیوں کو قبول کرے گا۔ میرے دوست نے جب یہ سنا۔ تو اس نے ماتھے پر تیوری چڑھائی۔ اور کہنے لگا۔ تمہارے اس قسم کے ضلالت خیز خیالات نے ہی ہمیں آج اس مصیبت میں پھنسایا ہے۔ اگر تم مرزائیوں کی مخالفت میں مخلص ہوتے۔ تو آج ہمیں اس شرمندگی سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔

بہر حال یہ نقطۂ نگاہ کا تفاوت تھا۔ اور اس تفاوت کا نتیجہ بھی آج آپ کے سامنے ہے۔ وہ دوست آج تک کفر کی تائید میں سرگرم ہیں۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ نے میری اس ندامت کے صدقے قبول ہدایت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

صدر جلسہ مکرم مولوی تاج الدین صاحب فاضل لائل پوری نے فرمایا۔ مکرم ملک صاحب نے جماعت احمدیہ کے مخالفوں کے اندرونے کو ظاہر کر دیا ہے۔ ہم لوگوں کو مخالف سوسائٹیوں کے اندر رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن محترم ملک صاحب ان لوگوں میں رہے۔ جماعت کی مخالفت کی۔ ایک مخالف سوسائٹی کے لیڈر رہے۔ بعد میں خدا تعالیٰ نے ان کی سعادت مندی کے نتیجہ میں انہیں ہدایت کو قبول کرنے سے نوازا۔ اس لئے آپ احمدیت کے مخالفین سے زیادہ واقف ہیں۔ ان کے زبانی دعویٰ اور ختم نبوت سے ہمدردیاں محض رسمی ہیں۔ ورنہ رات کی تاریکیوں میں ان کے کارنامے وہی ہیں۔ جن کی طرف مکرم ملک صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ اپنے تقدس کو ظاہر کرنے اور اپنے عیوب کو چھپانے کے لئے جس قسم کی حرکات کرتے ہیں۔ آپ لوگ اس سے واقف ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء کے مخالفین باوجود اپنے سارے ذرائع استعمال کرنے کے اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ انبیاء کرام کی جماعتیں ہی کامیاب و کامران ہوتی ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے مخالفین بھی اپنے مقاصد میں ناکام و نامراد ہوں گے۔ اور احمدیت ہی اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگی۔ انشاء اللہ

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

سکول ہذا میں داخلہ کا وقت قریب آ رہا ہے۔ خواہشمند احباب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے ۳ روپے دیا بذریعہ منی آرڈر ۹ ؍ بھیجکر) پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ بعض دوست پرنسپل سکول ہذا سے پراسپکٹس طلب کرتے ہیں۔ ان کو یاد رہے۔ کہ سکول ہذا سے پراسپکٹس نہیں ملتا۔ داخلہ کے کوائف حسب ذیل ہیں:۔

(۱) امیدوار کی عمر ۱۵½ کو ۱۷ سے ۱۲ سال ہونی چاہیئے۔ (۲) میٹرک پاس طلباء جنہوں نے ڈرائنگ اور سائنس لے کر فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں دسویں پاس کی ہو۔ ان کو اوورسیر کلاس میں لیا جائے گا۔ (۳) تھرڈ ڈویژن میٹرک جنہوں نے ڈرائنگ اور سائنس لی ہوئی ہو۔ ان کو ڈرافسمین کلاس میں لیا جا سکتا ہے۔ فسٹ اور سیکنڈ ڈویژن میٹرک پاس جنہوں نے ڈرائنگ یا سائنس دونوں میں سے کوئی ایک مضمون لیا ہوا تھا وہ بھی ڈرافسمین کلاس میں لئے جا سکتے ہیں۔ (۴) پراسپکٹس میں لگے ہوئے فارم پر درخواستیں پر کر کے یکم اگست تک پرنسپل کے نام بھیجدی جائیں۔ (۵) اکتوبر میں لاہور میں انٹرویو ہوگا۔ داخلہ کے لئے یونیورسٹی کے نمبر اور انٹرویو کے حاصل کردہ نمبر ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ (۶) کورس دو سال کا ہے۔ دیگر تفصیلات پراسپکٹس میں ملاحظہ فرمائیں، مزید استفسار کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے، سکول ہذا میں سرویئر اور روڈ انسپکٹر کلاسیں بھی کھلی ہیں۔ (سردار بشیر احمد انجینئرنگ سکول رسول)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی و درازیٔ عمر کے لئے احباب جماعت میں خاص طور پر دعاؤں کی تحریک کی گئی۔ نیز ۲۲ جون بروز جمعہ ۲ بکرے بطور صدقہ دیئے گئے۔ گوشت اور کچھ نقدی غرباء میں تقسیم کی۔ (قائد مجلس [illegible])

"نشر و اشاعت اور ہماری ذمہ داریاں"

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند (المسیح الموعودؑ)

(از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب کوردوال)

"غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعتِ دین کے اور دلائل اور براہین اتمامِ حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ امم سابقہ میں سے آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے۔ اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقاتِ غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔"
(فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہین احمدیہ)

دنیا کفر و ضلالت میں مبتلا تھی۔ لوگ اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول و معروف تھے۔ اسلام اپنی بے کسی پر ماتم کناں تھا۔ مغربی اقوام اپنے دنیاوی عروج کے نشہ میں سرشار تھیں تو ہندوستان اپنے ماضی کی یاد محو کرنے میں مصروف تھا۔ سلطنتِ مغلیہ پر زوال آ چکا تھا۔ بادشاہت اور ناز و نعم میں پلی ہوئی انسانی زندگیاں انقلاب کا شکار ہو چکی تھیں۔ ہندوستان جو ہمیشہ مذاہب کی منڈی رہا اپنی زبوں حالی اور بے کسی کے دور میں تھا کہ عیسائی قوم نے ہندوستان کو شکارگاہ سمجھا۔ وہ اپنے لاؤ لشکر سمیت اسلام پر حملہ آور ہوئی۔ دجال نے اپنے بال و پر نکالے۔ اس کی نظرِ انتخاب ہندوستان کے بے کس اور نام کے مسلمانوں پر پڑی جو اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے مگر اسلام کی حقیقت سے ناآشنا۔ گویا سوتی کپڑے پر اونی لیبل لگا تھا مسلمان اپنے اسلاف کے شاندار کردار کو فراموش کر چکا تھا۔ اس کی اپنی زندگی کا اسلامی زندگی سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ قرآن مجید ایک مہجور کی طرح مسلمانوں کی لاپرواہی اور عدم توجہ کا شکار ہو چکا تھا۔ رسم و رواج اور عیش پرستی نے مسلمان کے دل سے مسلمان کی تعریف بھی بھلا دی تھی۔ ایسے موقع پر عیسائیت کا منظم۔ طاقتور۔ مالدار اور قربانی کرنے والا گروہ ترہیب و ترغیب سے تحریص و انذار سے اسلام کے شکستہ محل پر حملہ آور ہوا۔ ان کے پاس عزم تھا جو مسلمانوں سے مفقود ہو چکا تھا۔ ان کے پاس سرمایہ تھا جس سے مسلمان محروم ہو چکا تھا۔ ان کے پاس تنظیم تھی جس سے مسلمانوں کو دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ ان کے پاس مشنری۔ مبلغ اور پرچارک تھے جن سے مسلمان خالی تھے ان کے ساتھ ہی ساتھ وہ بااخلاق تھے۔ حلیم تھے بردبار تھے۔ اور مسلمان اخلاق سے عاری۔ غرض مسلمان قوم ہر رنگ میں موت و حیات کی کشمکش میں تھی۔ اسلام کی کشتی ڈوب رہی تھی اور کوئی ناخدا نہ تھا۔ یہ بیڑا تباہی کے قریب تھا اور کوئی اسکا پار لگانے والا نہ تھا مسلمانوں نے اپنے عقائد تبدیل کر لئے تھے

وہ توحید کو حقیقتاً بھلا چکے تھے اور انہوں نے خدا کے ایک عاجز بندہ کو خدا کا مقام دے رکھا تھا۔ سرورِ دو عالمؐ کے نام لیوا خود اپنے نبی کریمؐ کی توہین کے مرتکب ہو رہے تھے۔ آہ بدقسمت مسلمان! اسی باغ کو کاٹ رہا تھا جس کو اس کے آباء نے اپنے خونوں سے سینچا۔ اپنی جانوں کو قربان کر کے پروان چڑھایا۔ آہ سادہ لوح مسلمان اسی ٹہنی کو کاٹ رہا تھا جس پر اس کا بسیرا تھا۔ اسلام کی مسلمان کے ہاتھوں ایک بھیانک نقشہ پہ قرار پا چکی تھی اور اسلام بظاہر ایک مکروہ اور گھناؤنی شکل میں مسلمانوں پر مسلط تھا۔ مگر یہ سب کچھ مسلمان کی اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہوا گویا ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہ ایک سنہری موقع تھا۔ عیسائی حملہ آور کے لئے مسلمان خود مسلمان نہ تھا۔ اسلام کی طرف سے مدافعت کا کوئی انتظام نہ تھا۔ ہاں اسلام ایک مہجور اور بے تعلق چیز کی طرح صرف لوگوں کے ناموں کی شکل میں موجود تھا۔ ورنہ حقیقت میں دنیا میں اسلام کے زندہ رکھنے کا کوئی سامان نہ تھا۔ یہی موقع تھا جس کو اسلام کے ازلی و ابدی دشمنوں نے دیکھا اور اپنے حملہ کو تیز تر کر دیا۔ ہر حملہ آور اپنے تیر و کمان سے لیس ہو کر اس اسلام کے مقابلہ پر اتر آیا جس سے یہودیت اور نصرانیت بری طرح شکست کھا چکی تھی خود ہندوستان میں بسنے والی اقوام میں بھی زندگی کی لہر دوڑنے لگی اور انہوں نے بھی اسلام کو مٹانے کا ارادہ کیا۔ گویا ایک طوفان تھا جو ہر طرف سے اسلام پر چھا رہا تھا۔ ایک سیلاب تھا جس میں اسلام کو بہانے جانے کی تمنائیں تھیں۔ ایک آندھی تھی جسے روکنے والا کوئی نہ تھا۔ ایک درد تھا جو لادوا تھا۔ ایک تخیل تھا جس کے پیچھے طاقت۔ سرمایہ تنظیم اور نصرت تھی۔ مخالف اسلام قومیں بیدار ہو چکی تھیں اور مسلمان بے بس صید۔ وہ شکاری تھے اور مسلمان شکار۔ آخر وہی ہوا جو ایسے حالات میں . . . . . . ہوا کرتا ہے۔ عیسائیت کی آغوش مسلمانوں کے لئے وا کر دی گئی۔ اور مسلمان

اور ان کی اولادیں عیسائیت کی آغوش میں چلی گئیں۔ گلی کوچوں میں بازاروں میں عیسائی منّاد تبلیغ میں مصروف نظر آتے۔ وہ مسلمانوں پر اعتراض کرتے اور مسلمان خاموش تھے۔ مسلمان کی اعتقادی اور عملی کمزوری عیسائیت کے لئے ممد ثابت ہوئی۔ اور وہ مسلمان جو تپتی ہوئی ریتوں اور چمکتی ہوئی تلواروں کے خوف سے بھی اپنے ایمان میں متزلزل نہ ہوا جس کے لئے سمندر میں کود جانا آسان تھا۔ مگر اسلام سے ایک انچ پیچھے ہٹنا اس کے لئے مشکل تھا عیسائیت میں ہنسی خوشی داخل ہونا شروع ہوا۔ دجال کا فتنہ عظیم پھیل رہا تھا۔ مسلمان عیسائیت میں شامل ہو رہے تھے اور عیسائیت کی نشر و اشاعت کا سلسلہ ہر لحظہ تیز تر تھا۔ ٹریکٹ۔ رسالے۔ پمفلٹ۔ کتابیں کثیر تعداد میں شائع ہوئیں۔ جن میں آقائے نامدار پر بدترین حملے کئے گئے۔ اسلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کیا گیا۔ اور وہ لٹریچر مسلمان کے گھر گھر میں پہنچا۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ یہ ارادہ اور فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ اسلام کو روئے زمین سے مٹا دیا جائے۔ مسلمان اس طوفان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ ان کی کوئی تنظیم نہ تھی۔ ان کے عقائد کچھ اس قسم کے بگڑ چکے تھے کہ وہ ایک حملہ آور کی صورت اختیار کرنا تو کجا اپنی مدافعت بھی نہ کر سکتے تھے۔ وہ خود اپنے عقائد اور اعمال میں عیسائی بن چکے تھے صرف ان پر مہر لگنی باقی تھی اور وہ عیسائی منّاد اور مشنری لگا رہے تھے۔ گویا یہ عالم اسلام پر ایک خوفناک بلا تھی جو مسلمانوں کو کھا رہی تھی۔ کفر اسلام کو کھا رہا تھا۔

تب قادیان کی گمنام اور مستور بستی سے ایک دل اسلام کی اشاعت کے لئے بیتاب ہو کر اٹھا۔ اس کی آنکھیں اسلام کی حالت پر اشکبار تھیں اور اس کا دل اسلام کی غمگساری سے معمور۔ اس کا دل پگھل رہا تھا اسلام کی فتح کے لئے۔ وہ اس مردہ لاش کو زندہ کرنے کا تمنائی تھا۔ وہ ایک شیخ نحیف جبرئیل کی طرح فتنۂ دجال کا مقابلہ کرنا چاہتا تھا۔ اس سے قوم کی تباہی و بربادی نہ دیکھی گئی۔ کام مشکل تھا مگر اس نے اسکا بیڑا اٹھایا وہ خداتعالیٰ کا جری پہلوان اسلام کی اشاعت کے لئے آگے بڑھا۔ اور اسلام کی طرف سے مدافعت کو اپنا شعار بنایا۔ اس نے ارادہ کیا کہ وہ پھر مردہ اسلام میں زندگی کی روح دوڑا دے گا۔ وہ پھر ایک دفعہ اسلام کو مذاہب میں بالادست کر دے گا۔ وہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو بلند کرے گا۔ وہ اکیلا تھا اور دشمن بے شمار۔ وہ بے سروسامان تھا اور دشمن ہر سامان سے آراستہ۔ مگر اس کے دل میں ایک عزم تھا جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلانے والا تھا۔ اس کے دل میں ایک آگ تھی

جس کے سامنے آتش فشاں پہاڑ ہیچ تھا۔ وہی دردمند اسلام کی ایسی بے بسی پر بے قرار ہوا اور اسلام کی نصرت کے لئے ایک طرح نو کی بنا ڈالی۔ دینِ محمدؐ کو پھر سرسبز کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے پھر اس درخت کو زندگی دینے کا ارادہ کیا وہ صادق تھا اور اسے اپنے خدا پر کامل یقین اس نے اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے خداتعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں کیں اور اسلام کی بے بسی پر نوحہ کیا۔ اس کی دعاؤں اور تضرع سے عرشِ خداوندی میں حرکت پیدا ہوئی اور تب خداتعالیٰ عرش پر خوش ہوا کہ آج پھر ایک دل میں اسلام کی ہمدردی۔ اسلام کی زندگی اور اسلام کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا۔ اس نے اسے نوازا اور قبول کیا اور اسے اپنے قرب میں جگہ دی اور اسے اسلام کی مدافعت اور اسلام کی اشاعت کا منصب عطا کر دیا۔ اس نے اسے دنیا کی طرف مامور کیا۔ کہ اس نے دیکھا کہ اب اس فتنہ عظیمہ کا مقابلہ سوائے مامور کے نہیں ہو سکتا جس کی رہنمائی خود خداتعالیٰ اپنے کلام پاک سے فرمائے۔ اس کا کلام اپنے مامور کی رہنمائی کا موجب ہو۔ تب اسلام پھر دنیا میں جاہ و جلال کے ساتھ اقوامِ عالم پر ظاہر ہو۔

کون نہیں جانتا کہ وہ مقدس وجود کون ہے کون آج اس امر سے ناواقف ہے کہ اسلام کے اس شاندار اور آڑے وقت میں کام آنے والے پہلوان کا نام گرامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی المسیح الموعودؑ ہے۔ آپ نے اس وقت اسلام کی حمایت کا اعلان کیا جبکہ اس میدان میں کوئی آپ کا ساتھی نہ تھا۔ آپ اکیلے اور بالکل اکیلے اپنے خداتعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگانے کے لئے نکلے۔ حوادث کی آندھیاں اور مخالفت کے طوفان سے آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ آپ اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے اپنی زندگی کے آخری لمحہ مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا مقصد بھی بلند فرما دیا۔ اور آپ نے اس مقصد کو پورا بھی خوب کیا۔

يحيي الدين ويقيم الشريعة

(زندہ کرے گا دین کو اور قائم کرے گا شریعت کو) (براہین احمدیہ)

مٹتے ہوئے اور گرتے ہوئے اسلام کو پھر اپنے قدموں پر کھڑا کرنا یہی وہ بہت بڑا کارنامہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرانجام دیا۔ یہی وہ مقصد عظیم ہے جس کے لئے خداتعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا۔ آپ نے ایک نئی دنیا آباد کی آپ نے ایک نئی زمین بنائی اور ایک نیا آسمان پیدا کیا۔ آپ اسلام کے ایک جانباز جو فتح نصیب ثابت ہوئے۔ خداتعالیٰ کی نظر انتخاب جب بنی

[illegible] پر پڑی۔ وہ ہمیشہ ہی کامیاب ہوا۔ فتح و نصرت نے اس کے پاؤں چومے۔ وہ ہمیشہ ہی خدا کا بندہ شیطان اور اس کی طاقتوں پر فتح یاب ہوا۔ وہ نوشتہ یہاں بھی پورا ہوا۔ خدا کی نظر انتخاب کی صحت کا ایک بار پھر دنیا نے مشاہدہ کیا۔

آپ نے اسلام کی وہ تائید کی جس سے مخالفوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ عیسائیت دم توڑنے لگی۔ کفر اپنی شکست و ہزیمت کے ساتھ رخصت ہوا۔ اور اسلام کا مصفیٰ چہرہ پھر دنیا پر ظاہر ہوا۔ مایوسی کے بادل چھٹ گئے شکست خوردہ ذہنیت میں انقلاب عظیم پیدا ہوا۔ آپ کی آمد کے بعد مسلمانوں میں پھر آثار زندگی پیدا ہوئے۔ ان سے احساس کمتری رخصت ہونے لگا۔ اور دلوں میں یقین پیدا ہونے لگا کہ اسلام پھر دنیا پر [illegible] کر سکتا ہے۔ دشمن نے اس حملہ کو بُری طرح محسوس کیا۔ اس کو اپنے ارادوں کی تکمیل ہوتی نظر نہ آئی تو وہ بوکھلایا اور گھبرایا۔ اس نے اپنی ساری طاقتوں اور وسائل کو استعمال کیا۔ اس نے خود مسلمانوں کو اسلام کے خدمت گذاروں کے خلاف کرنا چاہا اور ناجائز ہتھیاروں کے استعمال سے گریز نہ کیا۔ [illegible] سے احتراز نہ کیا دشمن کے سب ارادے چکنا چور ہو گئے اس کا ہر حربہ ناکام رہا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے گرتے ہوئے اسلام کو سنبھالنے کا باعث بنا۔ اس نے خضرؑ کی مانند گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دیا۔ اور اس نے نوحؑ کی مانند کشتی اسلام کو پار لگایا۔ اور اس نے یوسفؑ کی مانند اسلام کو بہتانوں اور الزامات سے پاک کیا۔ اور اس نے یعقوبؑ کی مانند اسلام کی بے کسی پر اشکباری کی اور اسلام کی فتح کے دن کا انتظار کیا۔ اور جس طرح یعقوبؑ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہ ہوئے جب تک یوسفؑ کو کامیاب و کامران نہ دیکھ لیا۔ اسی طرح آپ اس وقت تک دنیا سے نہ گئے۔ جب تک آپ نے اسلام کی فتح کے دلائل و براہین کا ایک کامل ذخیرہ اپنی جماعت کے لئے نہ مہیا کیا۔ آپ مخالفت کی آگ۔ اور بغض و حسد کی آتش میں ابراہیمؑ کی مانند جلائے گئے۔ اور آپ نے اسمٰعیلؑ کی مانند اپنے تمام ارادوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کیا۔ آپ نے موسیٰؑ کی مانند قوم کو فتنہ دجال سے بچایا۔ اور عیسیٰؑ کی مانند جنگ و جدال اور قتل و غارت کے بغیر اسلام کی فتح کے دن کو قریب لانے کی کوشش کی۔

اور یہ سب کچھ ہوا۔ اس لئے کہ پھر اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ اور اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند ہو اور اسلام اپنی پوری شان اور آب و تاب سے دنیا میں پھیلے کیونکہ یہی آپ کا مقام تھا۔ اور یہی آپ کا منصب۔ آج اسلام کی فتح کی کنجی صرف آپ کو دی گئی۔ اور اسلام کی فتح صرف آپ سے وابستہ کی گئی۔ کفر کو مٹانے اور توحید کو پھیلانے کے لئے صرف مسیح موعود کو چنا گیا۔ اور قیام شریعت کا واحد ذریعہ آپ مسیح موعود کو قرار دیا گیا۔ آپ کو وہ اسباب و وسائل دیئے گئے۔ جو آج تک کسی کو نہ دیئے گئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر اپنی تائیدات سے نوازا۔ آپ کی خود دست خداوندی نے رہنمائی کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا

"قل اعملوا علی مکانتکم انی عامل
فسوف تعلمون" (تذکرہ صفحہ [illegible])

ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم اپنے طور پر اپنے عمل میں مشغول رہو۔ اور میں اپنے طور پر مشغول رہوں گا پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ پس مخالفوں نے اپنی مخالفت میں انتہا کر دی۔ اسلام کے نور کی اشاعت کو روکنے کی پوری کوشش کر لی۔ کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اپنی مخالفت کا لیکن بالآخر وہ ناکام ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کا نام اور اسلام کا پیغام دنیا کی کوششوں اور مخالفتوں کے باوجود پھیلتا چلا گیا۔ مخالف مختلف اوقات میں اسلام کے اس جری پہلوان کو مٹانے کے لئے اُٹھے۔ لیکن ہمیشہ ہی ناکام رہے۔ اور حضرت مسیح موعود کا نام دنیا میں پھیلا اور آپ کامیاب و کامران ہوئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا نے اس ویرانہ کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آکر جمع ہوتے ہیں۔ اور وہ کام دکھلایا کہ کوئی عقل نہیں کہہ سکتی تھی۔ کہ ایسا ظہور میں آجائے گا لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا۔ اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ ملک عرب شام اور مصر اور روم اور فارس اور امریکہ اور یورپ وغیرہ ممالک میں یہ تخم بویا گیا۔ اور بہت لوگ ان ممالک سے اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت آتا جاتا ہے۔ بلکہ نزدیک ہے۔ کہ ان مذکورہ بالا ممالک کے لوگ بھی اس نور آسمانی سے پورا حصہ لیں گے۔ نادان دشمن جو مولوی کہلاتے تھے ان کی کمریں ٹوٹ گئیں۔ وہ اس آسمانی ارادہ کو اپنے فریبوں اور مکروں اور منصوبوں سے روک نہ سکے۔ اور وہ اس بات سے نا امید ہو گئے کہ وہ اس سلسلہ کو معدوم کر سکیں۔ اور جن کاموں کو وہ بگاڑنا چاہتے تھے۔ وہ سب کام درست ہو گئے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۹)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے پورے کئے۔ اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے اسلام کے دین کی تخم ریزی ہوتی دیکھ لی۔ وہ تخم دنیا کے ممالک میں بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا۔ اور پھلے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرض منصبی اس آیت میں صاف طور پر بیان فرما دیا ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

کہ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت دیکر بھیجا۔ اور تاکہ دین حق یعنی اسلام کو ساری دنیا پر غالب کر کے دکھا دے۔ جمہور مسلمان اور علماء سلف اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اس سے مراد مسیح موعودؑ ہے۔ اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کو ایک غلبہ دیا جائیگا۔ اور اسلام کی عظمت اور غلبہ اور فتح مخالف مذاہب پر نمایاں ہو جائے گی۔ یہ وہ عظیم الشان منصب ہے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود مامور ہوئے۔ یہی وہ کام ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمر بھر کیا۔ یہی وہ کام ہے۔ جس کی خاطر حضور نے دنیا کے طعنوں اور مخالفتوں کو برداشت کیا۔ مگر آپ ایک لمحہ کے لئے بھی اس فرض سے کبھی غافل نہ ہوئے۔ دنیا اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھی۔ بادشاہ اپنے ملک اور سلطنتوں کے قیام و دوام کے لئے کوشاں تھے۔ تو عوام اپنے سفلی اور دنیوی مقاصد کی تکمیل کے لئے گامزن تھے۔ لیکن اس غلبۂ دین کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جو وجود بے قرار تھا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کا وجود مسعود تھا اور آج ہم میں سے کون نہیں جانتا۔ کہ نبی کے کام میں اسکی جماعت شریک ہوتی ہے۔ نبی ایک تخم ریزی کرنے آتا ہے۔ اور چلا جاتا ہے۔ اور اپنے نبی کے کام تکمیل تک پہنچانا اس نبی کی جماعت کا کام ہوتا ہے۔ نبی ایک زندگی کی روح اپنی جماعت میں پیدا کر جاتا ہے۔ اور اسکی جماعت اس آب حیات سے دنیا کے مردہ دلوں کو زندگی بخشتی ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم نے ہماری جماعت کو آج مسیح موعودؑ کی غلامی کی توفیق دی اور آج دین اسلام کو اقوام عالم اور مذاہب عالم پر ہر رنگ میں غلبہ عطا کرنے کا اہم کام ہمارے ذمہ لگایا گیا۔ آج اسلام کی برتری اور اسلام کی فضیلت ہمارے ہی ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوگی۔ ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اسلام کی فتح و نصرت کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اپنی زندگیوں کو بدل دے۔ ہم نے دنیا کو انقلابی دعوت دی ہے۔ مگر اس سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے "سلطان القلم" (تذکرہ صفحہ ۳۸۱) قرار دیا۔ اور یہ امر اتنا واضح ہے۔ کہ آج جبکہ حضرت مسیح موعودؑ ہم میں نہیں۔ جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم الشان کام پر نظر ڈالتے ہیں۔ جو آپ نے سرانجام دیا۔ تو ہمیں الہام مندرجہ بالا اور اللہ تعالیٰ کے اس عطا کردہ خطاب کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قلم کی وہ طاقت عطا کی گئی۔ جس نے دشمن کی قلموں کو توڑ کر رکھ دیا۔ آپ کی قلم گہر بار نے وہ موتی لٹائے۔ جس سے قومیں مالا مال ہوئیں۔ آپ نے اسلام کی تائید اور نشر و اشاعت کے لئے اتنی تصانیف چھوڑیں۔ جو مذہبی دنیا میں عدیم المثال ہیں۔ آپ نے اشتہارات۔ پمفلٹ۔ ٹریکٹوں کے ذریعہ اسلام کی صداقت کو دنیا پر واضح کیا۔ آپ کی قلم میں وہ طاقت تھی۔ کہ دشمن ہر مقام پر ذلیل ہوا۔ عاجز ہوا۔ نادم ہوا۔ شرمندہ ہوا۔ آپ کی تصانیف ہی وہ بھی ہیں۔ جن سے اسلام کا سکہ مذاہب باطلہ پر بیٹھا۔ اور وہ بھی جن سے آپ کی مسیحائی قدرت اور اعجاز کا ظہور ہوا۔ آپ نے اپنی قلم سے ہر مخالف کو دعوت مبارزت دی۔ ہر میدان میں حریف کو للکارا۔ مگر دشمن ہر موقع پر مقابلہ سے عاجز رہا۔ ان کی قلموں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وہ ہر مقام پر ذلیل ہوئے۔ اور آپ نے اپنی قلم سے وہ خدمت اسلام کی۔ جو جہاد کبیر ہے۔ دنیا اسلام کی دشمن تھی۔ اور حملہ آور۔ آپ کی قلم نے دریا کا رخ موڑ دیا۔ آپ نے دلائل کا وہ بے انتہا سمندر بہا دیا۔ جو رہتی دنیا تک ایک عدیم المثال حقیقت بنا رہے گا۔ آپ کی قلمی خدمات آبِ زریں سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ آپ نے علم کلام کی نئی بنیاد ڈالی۔ قرآن مجید کی عظمت پھر دنیا میں پھر قائم کی۔ اور آپ کی قلم کا سکہ دشمن نے بھی تسلیم کیا۔ دشمن عاجز ہوا اور شرمندہ اس لئے کہ وہ سلطان القلم کے مقابلہ میں نکلے تھے۔ دنیا نے اس حقیقت کو تسلیم کیا۔ اور آپ کے سلطان القلم ہونے کی شہادت کئی بار دی گئی۔ چنانچہ اخبار وکیل نے حضور کی وفات پر تحریر کیا۔

"غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی۔ کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔ جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

پھر لکھا:-

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔"

دنیا نے آپ کی قلم اور آپ کی حمایت اسلام میں آپ کی عدیم المثال تصانیف کی طاقت کو محسوس کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کے سلطان القلم بیان کرنے کی صداقت دنیا پر واضح ہوئی۔ پس آج ہم غور کریں

سلطان القلم کا مقام ہم پر بھی بہت سی ذمہ داریاں عاید کرتا ہے۔ زمانہ مختلف کروٹیں بدلتا رہا آلات حرب اپنی ساخت اور نوعیت بدلتے رہے۔ کبھی پتھر کا زمانہ تھا۔ اور کبھی ڈھالوں کا زمانہ۔ دشمن کی مدافعت میں زمانہ کے لحاظ سے آلات حرب میں تبدیلی واقع ہوتی رہی - دشمن تلوار سے حملہ آور ہوا۔ تو تلوار کی طاقت اسی جماعتوں کو دی گئی۔ دشمن سحر اور جادو سے لیس ہو کر آیا۔ تو معجزات کی طاقت عطا ہوئی یہ تبدیلی مکان و زماں کے ساتھ تبدیلی آلات حرب ہوتی ہی رہی۔ آج اسلام کو تحریر اور تصنیف سے مٹایا جانے لگا۔ کفر نے موجودہ ذرائع آمدورفت اور رسل و رسائل سے فائدہ اٹھایا۔ مخالفین نے اسلام کے خلاف تحریروں کا ایک انبار لگا کر اکناف عالم میں پھیلا دیا۔ تب ضرور ہوا کہ خدا کا مسیح موعود "سلطان القلم" کا خطاب پا کر دنیا کی راہنمائی کے لئے آئے۔ وہ آیا۔ اور ایک بے پناہ اسلحہ ہمارے ہاتھوں میں دیدیا۔ خدا تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا۔

I shall give you a large party of Islam

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶)

کہ میں تجھے اسلام کی حمایت کرنے والی ایک بڑی جماعت دوں گا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔ اور حضرت مسیح موعود کو نشر و اشاعت اور حمایت اسلام کرنے والی ایک جماعت دی پس اے میرے دوستو اور بزرگو! آج اسلام کی ترقی اور احیاء کا کام حضرت مسیح موعود کے ذریعہ تمہارے ہاتھوں میں دیا گیا۔ سلطان القلم کی جماعت میں شمولیت ہم پر نشر و اشاعت کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اپنی قلموں کو حرکت میں لاؤ۔ لکھو اور بہت لکھو۔ اور اسے دنیا میں پھیلاؤ۔ تم اس پانی سے دنیا کی تشنگی کو بجھاؤ۔ آج اسلام کی زندگی اور بقا تمہاری نشر و اشاعت پر وابستہ ہے۔ اور ذرا سی بھی ہماری غفلت جہاں ہمیں برباد کرے گی۔ وہاں خدا تعالیٰ کے غضب کو بھی حرکت میں لانے والی ہوگی۔ کہ اس نے ہم پر انعام کیا۔ لیکن ہم نے اس کی قدر نہ کی۔

(باقی)

جولائی ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۵-۱۶ جون ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ ان کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائیگا اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی -/۷ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا خرچ بچ جائیگا۔ ڈاکخانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے اس پر بھی علم نہیں۔ کہ رقم کتنے ماہ میں یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے

(مینیجر)

اشتہار مشتہر حاضری مدعا علیہ

زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبداللہ جان

صاحب سینئر سب جج بہادر مردان

مقدمہ ۶/۱ سال ۴۹ء

محمد جان - الف جان پسران محمد قوم افغان ساکنان اباز ڈیری محال قطب گڑھ تحصیل مردان مدعیان

بنام

محمد گل ولد عبد الغنی ساکن چک مڑی تحصیل مردان وغیرہ۔ مدعا علیہم

دعویٰ استقرار یہ ملکیت اراضی ۱۰۰۰ کنال واقعہ رقبہ قطب گڑھ وصدور حکم امتناعی مردان

اشتہارہ بنام فرم سردار وزیر سنگھ اینڈ سنز بوتی بذریعہ وزیر سنگھ منیجر ولد ہیرا سنگھ ساکن مردان حال وارد ہندوستان مدعا علیہ۔

بعنوان بالا میں فرم سردار وزیر سنگھ اینڈ سنز بذریعہ وزیر سنگھ منیجر مدعا علیہ نمبر ۲ پر تعمیل سمن معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا فرم مدعا علیہ نمبر ۲ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ برائے پیروی جوابدہی اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً بتاریخ ۹/۷/۵۱ کو بوقت ۸ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو جاوے۔ بصورت عدم حاضری اس کے خلاف کارروائی ضابطہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۵/۶/۵۱ کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم .... S.S.J

مہر عدالت ....

ایٹمی دھماکے کے عینی شاہد کے تاثرات

نیو اور لینز ۱۷ جون :- "مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا ہوں" یہ وہ تاثرات ہیں جن کا اظہار امریکی ایوان نمائندگان کے ایک رکن مسٹر ایڈورڈ ہربرٹ نے حال ہی میں ایک ایٹمی دھماکے کے عینی مشاہدے کے بعد کیا ہے۔

اخبار نیو آرلینز اسٹیٹ میں مسٹر ہربرٹ نے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے۔ پہلے مضمون میں انہوں نے بتایا کہ اینیٹوک کے مقام پر جس ایٹمی بم پر تجربہ کیا گیا تھا۔ وہ ہیروشیما میں گرائے گئے بم کے مقابلہ میں کہیں زیادہ طاقتور تھا۔ انہوں نے کہا کہ دھماکے کے بعد جزیرہ پر سوائے چند جلے ہوئے پیڑوں کے کسی چیز کا کوئی وجود باقی نہ رہا۔ جس مقام پر بم گرایا گیا تھا۔ وہاں کئی منزلوں کا ایک فولادی مینار تیار کیا گیا تھا۔ دھماکے کے بعد اس فولادی مینار کا نام و نشان تک باقی نہ رہا دھماکے کے بعد اس قدر تپش پیدا ہوئی۔ کہ ہزاروں من فولاد بھاپ بن کر اڑ گیا۔

دھماکے کی مزید تفصیلات کے بارے میں مسٹر ہربرٹ نے لکھا ہے۔ کہ میں ایک انتہائی سیاہ چشمہ لگائے ہوئے تھا۔ جس سے سورج بھی ایک چھوٹا سا دھبہ نظر آتا تھا۔ لیکن جونہی دھماکہ ہوا۔ چاروں طرف اس قدر تیز روشنی پھیل گئی۔ کہ میں نے آج تک اس قدر تیز روشنی کبھی نہیں دیکھی۔ اور دھماکے کے ایک منٹ کے بعد ..... ایسی زبردست آواز پیدا ہوئی۔ کہ ایسا محسوس ہونے لگا۔ کہ ایک زبردست بھونچال آگیا ہے۔ (ری - س - ل - س)

درخواست ہائے دعا

(۱) نذیر احمد صاحب فردوسی پینشنر حال وارد دسالی نوابشاہ بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔

(۲) قیصر شفیق احمد صاحب کئی دنوں سے ملیریا کی وجہ سے بیمار چلے آتے ہیں اسی طرح اہلیہ طاہر صاحب بھی بیمار ہیں۔

(۳) بابو عبد الغنی صاحب انبالوی ضعف نظر کمزوری و معذوری ہے۔ نیز وہ بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعائے صحت فرمائیں

ایرانی تیل کمپنی میں جرمن ماہرین مقرر کئے جائینگے

لندن ۲۴ جون۔ جرمن ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ ایرانی حکومت آبادان کے برطانوی کاریگروں کی جگہ پر کم از کم ۱۰۰ جرمن تکنیکی کاریگر مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایرانی قونصل جنرل متعینہ ہمبرگ اب تک ۴۰ درخواستیں طہران بھجوا چکے ہیں۔ ۱۸ فروری ایرانی مِن کمیشن کے رکن فرد غفائی نے جنیوا میں کہا ہے کہ غیر جانبدار ممالک میں تکنیکی کاریگروں کی تربیت کے امکانات پر ایران غور کر رہا ہے۔ لیکن انہیں امید ہے کہ برطانوی کاریگر یہاں رہنے پر رضی ہو جائینگے۔ (اسٹار)

بغداد میں یہودیوں کا اسلحہ اور گولہ بارود کا خفیہ ذخیرہ

بغداد۔ ۲۴ جون پولیس نے اسلحہ اور گولہ بارود کے ایسے ذخیرے دریافت کئے ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ عراقی دار الحکومت میں صیہونی ”پانچویں کالم“ کی امداد کے لئے جمع کئے گئے تھے۔

ایک یہودی عبادتگاہ میں پولیس نے کان دریافت کرنے والے آلات کی مدد سے ایسے ذخیرے دریافت کئے جن میں مشین گنیں گولہ بارود اور کافی مقدار میں آتش گیر مادہ موجود تھا۔ پولیس نے جس دہشت پسند جماعت کا انکشاف کیا ہے۔ وہ ایک ایسے صیہونی ادارہ کی شاخ ہے۔ جو مختلف ملکوں میں پھیلا ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ اس کے ارکان ۱۸ سال سے زیادہ عمر کے یہودی مردوں اور عورتوں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں جو بیت المقدس کو نہ چھوڑنے کی قسم کھاتے ہیں۔ (اسٹار)

مصر میں غذا کی شدید کمی کا اندیشہ

قاہرہ۔ ۲۴ جون اگر پیداوار اور بالخصوص غذائی پیداوار کو بڑھانے کے لئے فوری اقدام نہ کئے گئے تاکہ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ تو مصر شدید خطرہ سے دوچار ہو گا۔

مصر کے اقتصادیات کے وزیر کو اپنی رپورٹ میں محکمۂ امور اقتصادی نے یہ انتباہ کیا ہے (اسٹار)

مصر میں لوہے کا کارخانہ

قاہرہ ۲۴ جون۔ بین الاقوامی بنک مصر میں لوہا گلانے کا کارخانہ قائم کرنے کے منصوبہ پر غور کر رہا ہے۔ یہ بنک ترقیاتی منصوبوں کے لئے مصر کو سرمایہ مہیا کرنے والا ہے۔ اس سلسلہ میں بات چیت کے لئے بنک کے ایک ڈائریکٹر بھی مصر آئے تھے۔ (اسٹار)

ترکیہ میں کسٹم کی شرح میں کمی

استنبول ۲۴ جون۔ برطانیہ امریکہ اور دوسرے ملکوں کے مثال کی تقلید کرتے ہوئے ترک حکومت نے اپنے کسٹم کی شرح میں تخفیف کے سوال پر غور کرنا شروع کر دیا ہے

بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے ایسے سامان مثلاً کشمش خشک انجیر تمباکو۔ قالین۔ تیل کے بیج اور عام طور پر خشک میووں کے درآمدی ٹیکس میں جو تخفیف کی ہے۔ اس پر یہاں کے برآمدی تاجروں نے اظہار اطمینان کیا ہے۔ (اسٹار)

احرار کی افترا پردازی کی تردید

جناب عبدالغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ گھمیانہ لکھتے ہیں۔

”روزنامہ غریب لائلپور مورخہ ۲۳ جون ۱۹۵۱ء میں اسسٹنٹ سیلز آفیسر جھنگ کے خلاف صاحب موصوف کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے احتجاج کیا گیا ہے۔ یہ خبر سرے سے ہی جھوٹی ہے۔ یہ آفیسر صاحب بالکل غیر احمدی ہیں۔ محض جماعت احمدیہ سے بغض اور عناد کی وجہ سے جھوٹ کے انبار کھڑے کئے جا رہے ہیں۔

اسی طرح ایک اور اشاعت میں اخبار غریب نے کسی مبہم آدمی (غلام نبی) سکنہ بستی دریام کا نام لے کر اور ہماری طرف منسوب کر کے اعلان کر دیا ہے کہ اس نے احمدیت سے ارتداد کیا ہے اس نام کا کوئی احمدی بستی دریام میں نہیں ہے“۔

(امیر جماعت احمدیہ جھنگ گھمیانہ)

ایک جھوٹی اور اشتعال انگیز خبر کے خلاف جماعت احمدیہ جھنگ گھمیانہ کا پرزور احتجاج

جماعت احمدیہ گھمیانہ نے مورخہ ۲۳ جون ۱۹۵۱ء کو اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں اس مطلب کا ریزولیشن پاس کیا کہ ”اخبار غریب لائلپور نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۱ء میں بعنوان ”تین لڑکیوں کے اغوا کا الزام دیگر ایکہزار تین آلو ہضم کر گئے ربوہ کے مرزائیوں کی چوری اور سینہ زوری“ ایک نہایت ہی بے بنیاد بے سرو پا اور اشتعال انگیز خبر شائع کی ہے۔ جماعت احمدیہ جھنگ گھمیانہ اس خبر کی نامعقولیت اور افترا پردازی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے

صیہونی خطرہ کے خلاف عربوں کو جرأت مندانہ اقدام کی تلقین

بغداد ۲۵ جون۔ عراقی ایوان نمائندگان کے صدر ڈاکٹر فاضل الجمالی نے یہاں ایک بیان میں عرب ممالک کو صیہونی خطرات کے خلاف متنبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہودیت کا قدم فلسطین میں اس مقصد سے آیا ہے کہ مشرق قریب کو سامراجی اقتدار کے ماتحت لایا جائے۔ حال ہی عرب افواج کے افسران اعلیٰ کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس کے مؤثر ہونے کے بارہ میں انہوں نے شبہات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کاش تلخ تجربہ نے عربوں کو اب تک یہ سبق دے دیا ہوتا کہ وہ صرف عرب لیگ پر بھروسہ نہ کریں۔

ڈاکٹر جمالی نے کہا کہ جب تک کہ عرب ممالک اہم اقدامات کے لئے تیار نہ ہوں گے اس وقت تک عرب لیگ کوئی خاص کارنامہ انجام نہیں دے سکے گی۔ (اسٹار)

آزادی صحافت کے متعلق مجوزہ بین الاقوامی میثاق

امریکی وفد اس میثاق کی مخالفت کریگا

نیویارک ۲۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اطلاعات کے متعلق اقوام متحدہ کے مجوزہ بین الاقوامی میثاق کی اس بنا پر مخالفت کریگا کہ مجوزہ میثاق آزادی تقریر و صحافت پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا موجب بنے گا۔

اقوام متحدہ میں امریکی مندوب مسٹر ارنسٹ اے گراس نے اقوام متحدہ کے ایک مکتوب کے جواب میں امریکی رویہ کی وضاحت کر دی ہے۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ نے تمام رکن مملکتوں سے مجوزہ میثاق کے بارے میں رائے طلب کی تھی۔ امریکہ نے میثاق کی تدوین کے وقت ہی اس کی دفعات کی مخالفت کی تھی۔

مسٹر گراس نے کہا کہ امریکہ ہر ایسے بین الاقوامی میثاق کی حمایت کرنے پر آمادہ ہے جس سے آزادی صحافت اور آزادی اظہار خیال کی حفاظت ہو سکتی ہے لیکن امریکہ مجوزہ میثاق کی اس لئے حمایت نہیں کر سکتا کہ یہ میثاق آزادی صحافت پر پابندیاں عائد کرنے کا باعث بنے گا۔ (ڈی۔ سی۔ اے۔ س)

کوہ مری میں صنعتی نمائش

راولپنڈی ۲۵ جون۔ جولائی کے وسط میں مری میں ایک صنعتی نمائش ہونے والی ہے۔ نمائش گاہ کی جگہ کا انتخاب ہو چکا ہے اور اسٹالوں کی تعمیر بھی شروع ہو گئی ہے۔ یہ نمائش تقریباً ایک مہینہ جاری رہے گی۔ اس میں ایک مینا بازار بھی لگایا جائیگا۔ (اسٹار)

تیس ہزار جعلی راشن کارڈ پکڑے گئے

نئی دہلی ۲۵ جون۔ سول سپلائی اور راشننگ کے ڈائریکٹر نے بتایا ہے کہ دہلی میں اس مرتبہ کے اوائل میں راشن کارڈوں کی تجدید سے تقریباً پچاس ہزار کارڈوں کی کمی کر دی گئی ہے۔

مسٹر جانسن نے بتایا کہ محکمہ راشننگ کے حکام نے ایسے تقریباً تیس ہزار جعلی راشن کارڈ منسوخ کئے ہیں جو تجدید سے پہلے دہلی میں استعمال کئے جا رہے تھے۔ راشننگ کے حکام نے دو مہینے ہوئے شہر کے جعلی راشن کارڈ ختم کرنے کی مہم شروع کی۔ اس وقت اندازہ لگایا گیا تھا کہ تقریباً ایک لاکھ جعلی کارڈ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ یہ اندازہ غیر سرکاری حلقوں کا تھا۔ (اسٹار)

مصر میں انسداد دق کی مہم

نیویارک ۲۵ جون۔ عالمی ادارہ صحت نے اعلان کیا ہے کہ وہ مصر میں انسداد دق کی مہم کو کامیاب بنانے میں حکومت مصر کا ہاتھ بٹائے گا۔ مصر میں انسداد دق کے ٹیکوں کی وسیع مہم شروع کی گئی ہے۔ حکومت مصر نے اب تک ۲۰ لاکھ سے زیادہ افراد کا طبی معائنہ کر دیا ہے اور امید ہے کہ آئندہ چند دنوں میں مزید ساٹھ لاکھ افراد کا طبی معائنہ کیا جائے گا۔ حکومت مصر انسداد دق کے ٹیکوں کی تیاری کے لئے ایک کارخانہ قائم کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ (ڈی۔ س۔ ا۔ س)

آزاد کشمیر میں نئی پختہ سڑک

مظفر آباد ۲۵ جون۔ حکومت آزاد کشمیر نے ایک دیسی پختہ سڑک کی تعمیر کا منصوبہ منظور کر لیا ہے جو ڈملی کو بلنگی سے ملا دے گی۔ یہ نئی سڑک تقریباً تین مہینوں میں تیار ہو جائے گی۔ اور اس موجودہ سڑک کی جگہ لے گی جو سال کے بیشتر عرصہ میں بند رہتی ہے۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۵۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴